QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

علومِ اسلامیہ کی تدوینِ نو میں مولانا تقی امینی کا منہج :ایک تجزیاتی مطالعہ

The Methodology of Maulana Taqi Amini for the Reconstruction of Islamic Studies: A Critical and Analytical Study

Hafiz Muhammad Azam Owaisi
PhD Scholar MY University Islamabad
Email: hafizowaisi490@gmail.com
Dr Akhtar azmi
Professor MY University Islamabad
Email: drakhtarazmi@gmil.com

Abstract
This study examines the methodological framework adopted by Maulana Muhammad Taqi Amini for the reconstruction of Islamic sciences. It argues that his approach does not seek to alter the foundational sources of Islam; rather, it aims to reorganize, interpret, and apply the classical scholarly legacy in response to contemporary intellectual, social, educational, and legal challenges. The article first clarifies the meaning, need, and historical background of reconstruction in Islamic scholarship. It then identifies the main features of Amini's method, including the centrality of the Qur'an and Sunnah, a balanced use of ijtihad and tajdid, harmony between enduring Islamic principles and changing circumstances, attention to the objectives of Shariah, and concern for the practical needs of the Muslim community. The study concludes that Amini's framework represents a balanced model that preserves authenticity while enabling Islamic scholarship to remain intellectually relevant and socially effective in the modern age.
Keywords*: Maulana Muhammad Taqi Amini; Islamic Sciences; Reconstruction of Islamic Sciences; Tadwīn-e-Nau; Ijtihād and Tajdīd; Methodology; Maqāṣid al-Sharīʿah; Contemporary Islamic Thought.*

تمہید

علومِ اسلامیہ نے ہر دور میں امتِ مسلمہ کی فکری، اعتقادی، اخلاقی اور عملی رہنمائی کی ہے۔ قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی ﷺ ان علوم کے بنیادی اور دائمی مصادر ہیں، تاہم بدلتے ہوئے حالات، نئے علمی سوالات اور معاشرتی تغیرات نے ہمیشہ یہ تقاضا پیدا کیا کہ ان مصادر سے اخذ کردہ علمی ذخیرے کو ہر عہد کی ضرورت کے مطابق مرتب، واضح اور قابلِ عمل صورت میں پیش کیا جائے۔ اسی علمی عمل کو عصرِ حاضر میں تدوینِ نو، تجدید یا تشکیلِ نو کی اصطلاحات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

مولانا محمد تقی امینی ان معاصر اہلِ علم میں نمایاں مقام رکھتے ہیں جنہوں نے اسلامی علوم کی اصالت کو برقرار رکھتے ہوئے ان کی عصری تفہیم اور عملی تطبیق پر زور دیا۔ ان کے نزدیک تجدید کا مقصد دین کے ثابت اصولوں میں تبدیلی نہیں بلکہ ان اصولوں کی روشنی میں نئے مسائل کا حل اور اسلامی علمی روایت کی مؤثر تنظیم ہے۔ زیرِ نظر مطالعہ میں پہلے تدوینِ نو کے مفہوم، ضرورت اور تاریخی پس منظر کو مختصراً واضح کیا گیا ہے، پھر مولانا تقی امینی کے منہج کے بنیادی خدوخال کا تجزیہ پیش کیا جائے گا۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

علومِ اسلامیہ میں تدوینِ نو: مفہوم، ضرورت اور پس منظر

تدوین کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

لفظ" تدوین "عربی مادہ" د و ن "سے ماخوذ ہے اور اس کے بنیادی مفہوم میں منتشر مواد کو جمع کرنا، اسے تحریری شکل دینا اور منظم صورت میں محفوظ کرنا شامل ہے۔ اسلامی علمی روایت میں تدوین محض کتابت کا نام نہیں، بلکہ علمی مواد کی تنقیح، ترتیب، ابواب بندی اور قابلِ استفادہ صورت میں تنظیم کا جامع عمل ہے۔ اصطلاحاً تدوین سے مراد کسی علم کے منتشر اصول، مسائل اور مباحث کو ایک مربوط علمی قالب میں مرتب کرنا ہے تاکہ اس کی بنیادیں واضح، مباحث منظم اور استفادہ آسان ہو سکے۔

تدوینِ نو کا مفہوم

تدوینِ نو سے مراد اسلامی علوم کی بنیادوں یا نصوصِ شرعیہ میں تبدیلی نہیں، بلکہ قرآن و سنت کی ابدی ہدایات کی روشنی میں علمی ذخیرے کی نئی تنظیم، توضیح اور عصری تطبیق ہے۔ اس عمل میں دین کے قطعی اور غیر متغیر اصول اپنی جگہ برقرار رہتے ہیں، جبکہ متغیر حالات سے متعلق اجتہادی مباحث کو نئے علمی اسلوب اور معاصر مثالوں کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ یوں تدوینِ نو روایت سے انقطاع نہیں بلکہ اسی روایت کی تجدید، تنظیم اور مؤثر ابلاغ کا نام ہے۔

علومِ اسلامیہ میں تدوینِ نو کی ضرورت

اسلامی علوم اپنی اصل، مصادر اور بنیادی اصولوں کے اعتبار سے کامل اور محفوظ ہیں، مگر انسانی معاشرہ مسلسل تغیر پذیر ہے۔ نئے معاشی نظام، جدید ریاستی ادارے، سائنسی ایجادات، ذرائع ابلاغ، خاندانی تبدیلیاں، بین الاقوامی قانون اور فکری نظریات ایسے سوالات پیدا کرتے ہیں جن کے جواب کے لیے محض قدیم عبارات کی تکرار کافی نہیں رہتی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بنیادی شرعی اصولوں کی روشنی میں ان مسائل کا علمی تجزیہ کیا جائے اور ایسا حل پیش کیا جائے جو نصوص سے مربوط بھی ہو اور عملی زندگی میں قابلِ نفاذ بھی۔

تدوینِ نو کی ایک اہم ضرورت یہ بھی ہے کہ اسلامی علمی ورثے کو جدید نسل کے لیے قابلِ فہم بنایا جائے۔ قدیم ذخیرے میں بے پناہ علمی قوت موجود ہے، لیکن اس کی زبان، ترتیب اور مثالیں بعض اوقات موجودہ طالب علم اور قاری کے لیے دشوار ہو جاتی ہیں۔ جدید تحقیقی اسلوب، واضح درجہ بندی اور معاصر اصطلاحات سے مدد لے کر اس ذخیرے کو پیش کرنا اسلامی علوم کی افادیت کو کم نہیں کرتا بلکہ اسے زیادہ مؤثر بناتا ہے۔ مولانا تقی امینی کے نزدیک یہی علمی توازن تجدید کا صحیح راستہ ہے :اصولوں کی حفاظت کے ساتھ حالات کا ادراک اور نصوص کی روشنی میں معروضی تطبیق۔

علومِ اسلامیہ کی تدوینِ نو کا تاریخی پس منظر

اسلامی علوم کی تدوین کا آغاز عہدِ نبوی ﷺ ہی میں ہو گیا تھا۔ قرآنِ کریم کی کتابت، وحی کی حفاظت، احکام کی عملی تشریح اور صحابۂ کرامؓ کی علمی تربیت نے بعد کے تمام اسلامی علوم کی بنیاد فراہم کی۔ اگرچہ اس دور میں علوم مستقل فنون اور کتابوں کی صورت میں مرتب نہیں ہوئے تھے، تاہم ان کے اصول اور بنیادی مواد مکمل طور پر موجود تھے۔

عہدِ صحابہؓ میں اسلامی ریاست کے پھیلاؤ اور نئے مسائل کے ظہور نے علمی اجتہاد کو وسعت دی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانے میں قرآنِ کریم کو ایک مصحف میں جمع کیا گیا اور حضرت عثمانؓ کے عہد میں مصاحف کی توحید کے ذریعے قرآنی متن کی حفاظت کو مضبوط کیا گیا۔ اسی دور میں صحابہؓ نے کتاب و سنت، اجماع، قیاس اور مصالح کی روشنی میں پیش آمدہ مسائل کے فیصلے کیے، جس سے فقہی فکر کے ارتقا کی بنیاد پڑی۔

دوسری اور تیسری صدی ہجری میں تفسیر، حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، عقائد، لغت اور سیرت باقاعدہ علمی فنون کی صورت اختیار کر گئے۔ ائمہ و محدثین نے منتشر علمی مواد کو منظم کیا اور امت کے لیے مستند مراجع فراہم کیے۔ بعد کے ادوار میں شرح، حاشیہ، اختصار، تنقیح اور اجتہاد کے ذریعے یہ علمی روایت مسلسل آگے بڑھتی رہی۔ معاصر دور کی تدوینِ نو اسی تاریخی تسلسل کا جدید مرحلہ ہے، جس کا مقصد اسلامی علمی ورثے کو موجودہ فکری و سماجی تقاضوں کے ساتھ مربوط کرنا ہے۔

تجزیہ

اس بحث سے واضح ہوتا ہے کہ علومِ اسلامیہ کی تدوینِ نو کسی نئی دینی ساخت کی تشکیل نہیں، بلکہ موجودہ علمی ذخیرے کو اصل مصادر کی روشنی میں منظم اور مؤثر بنانے کا عمل ہے۔ اسلامی تاریخ میں تدوین، اجتہاد اور علمی تنظیم ہمیشہ حالات کے ساتھ ارتقا پذیر رہے ہیں۔ لہٰذا عصرِ حاضر میں تدوینِ نو کی ضرورت تاریخی روایت سے انحراف نہیں بلکہ اسی روایت کا منطقی تسلسل ہے۔ اس پس منظر کے بعد مولانا تقی امینی کے منہج کو سمجھنا زیادہ آسان ہو جاتا ہے، کیونکہ ان کی فکر میں اصالت اور معاصرت دونوں ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

معاصر دور میں علومِ اسلامیہ میں تدوینِ نو کی اہمیت

معاصر دور میں اسلامی علوم کی تدوینِ نو کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ سائنسی ترقی، عالمگیریت، جدید تعلیمی نظام، ذرائع ابلاغ، مصنوعی ذہانت، عالمی معاشی تبدیلیاں اور نئے سماجی و قانونی مسائل نے ایسے متعدد چیلنجز پیدا کیے ہیں جن کے لیے قرآن وسنت کی روشنی میں مضبوط اور مؤثر علمی رہنمائی ناگزیر ہے۔ اس تناظر میں اسلامی علوم کی تدوینِ نو کا مقصد دین میں کوئی تبدیلی پیدا کرنا نہیں بلکہ اسلامی علمی ورثے کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق منظم، مؤثر اور قابلِ فہم انداز میں پیش کرنا ہے۔

مولانا تقی امینی کے نزدیک اسلامی علوم کی تجدید اور تدوینِ نو کی بنیاد قرآن وسنت کی ابدی تعلیمات پر قائم ہے۔ وہ اس امر پر زور دیتے ہیں کہ اسلامی علوم کی تشکیلِ نو روایت سے انقطاع کا نام نہیں بلکہ اسلامی علمی روایت کو محفوظ رکھتے ہوئے جدید مسائل پر اس کا صحیح اطلاق ہے۔ ان کے نزدیک اجتہادی بصیرت، مقاصدِ شریعت کا فہم اور معاصر حالات کا درست ادراک اسلامی علوم کو مؤثر اور زندہ رکھنے کے لیے ناگزیر عناصر ہیں۔

معاصر دور میں اسلامی علوم کی تدوینِ نو کی ایک اہم ضرورت یہ بھی ہے کہ دینی مدارس، جامعات اور تحقیقی اداروں کے درمیان مؤثر علمی تعاون قائم کیا جائے۔ اس تعاون کے ذریعے اسلامی علوم کو جدید تحقیقی اسالیب، سائنسی پیش رفت اور سماجی تبدیلیوں کے ساتھ مربوط کیا جاسکتا ہے، جبکہ ان کی دینی بنیادیں بھی محفوظ رہتی ہیں۔ اس سے نہ صرف اسلامی علوم کی افادیت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ نئی نسل کو اسلام کی حقیقی اور متوازن تعلیمات سے روشناس کرانے میں بھی مدد ملتی ہے۔

اسی طرح اسلامی علوم کی تدوینِ نو امتِ مسلمہ کو درپیش فکری، اعتقادی، اخلاقی اور معاشرتی چیلنجز سے نمٹنے کا مؤثر ذریعہ بھی ہے۔ جب اسلامی علوم کو عصری اسلوب میں پیش کیا جاتا ہے تو وہ جدید ذہن کے لیے زیادہ قابلِ فہم بنتے ہیں اور اسلام کی آفاقیت، جامعیت اور عملی رہنمائی مزید نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے۔ یہی وہ تصور ہے جسے مولانا تقی امینی اپنی علمی کاوشوں میں مسلسل اجاگر کرتے ہیں۔

تجزیہ

مذکورہ بحث سے واضح ہوتا ہے کہ معاصر دور میں علومِ اسلامیہ کی تدوینِ نو محض ایک علمی ضرورت نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کی فکری اور عملی بقا کا اہم تقاضا ہے۔ مولانا تقی امینی کا منہج اس ضرورت کو قرآن وسنت، اجتہاد، مقاصدِ شریعت اور عصری تقاضوں کے درمیان متوازن ربط قائم کر کے پورا کرتا ہے، جس کی وجہ سے ان کی فکر موجودہ دور میں اسلامی علوم کی تشکیلِ نو کے لیے ایک قابلِ اعتماد علمی نمونہ بن کر سامنے آتی ہے

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

علوم اسلامیہ کی تدوین نو میں مولانا تقی امینی کا منہج

مولانا محمد تقی امینی معاصر دور کے ان ممتاز اسلامی مفکرین میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اسلامی علوم کی تدوین نو کو ایک متوازن، اصولی اور اجتہادی عمل کے طور پر پیش کیا۔ ان کے نزدیک تدوینِ نو کا مقصد اسلامی علوم کی بنیادوں میں تبدیلی یا دینی نصوص کی نئی تعبیر پیش کرنا نہیں، بلکہ قرآن وسنت، اجماع اور مسلمہ اصولِ شریعت کی روشنی میں اسلامی علمی ورثے کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق منظم، مؤثر اور قابلِ فہم انداز میں پیش کرنا ہے۔ اسی وجہ سے ان کا منہج روایت کی حفاظت اور معاصرت کے تقاضوں کے درمیان ایک معتدل اور جامع علمی راستہ فراہم کرتا ہے۔

مولانا تقی امینی کے نزدیک اسلامی علوم کی تشکیلِ نو صرف نظری بحث نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کی فکری، علمی اور عملی ضروریات سے وابستہ ایک مسلسل علمی جدوجہد ہے۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جدید دور میں پیدا ہونے والے سماجی، معاشی، قانونی، تعلیمی اور تہذیبی مسائل کا حل صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب اسلامی علوم کو ان کی اصل بنیادوں پر برقرار رکھتے ہوئے اجتہادی بصیرت اور تحقیقی اسلوب کے ساتھ پیش کیا جائے۔ ان کی علمی کاوشوں میں قرآن وسنت کی مرکزیت، اجتہاد اور تجدید میں اعتدال، مقاصدِ شریعت کی رعایت، عصری تقاضوں سے ہم آہنگی اور امت کی عملی رہنمائی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

ان کے منہج کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ نہ جمود کے قائل ہیں اور نہ بے قید تجدد کے، بلکہ اسلامی روایت اور جدید علمی تقاضوں کے درمیان ایسا متوازن ربط قائم کرتے ہیں جو اسلامی علوم کی اصالت کو برقرار رکھتے ہوئے انہیں ہر دور کے مسائل کے حل کے قابل بناتا ہے۔ اسی بنا پر ان کا منہج معاصر اسلامی فکر میں تدوینِ نو کے ایک مؤثر اور قابلِ اعتماد نمونے کے طور پر سامنے آتا ہے۔

اس تحقیق میں مولانا تقی امینی کے منہج کا تجزیہ پانچ بنیادی اصولوں کی روشنی میں کیا گیا ہے۔

1. قرآن وسنت کی مرکزیت
2. اجتہاد اور تجدید میں توازن
3. عصری تقاضوں سے ہم آہنگی
4. مقاصدِ شریعت کی رعایت
5. امت کی فکری و عملی رہنمائی

یہی اصول ان کی تجدیدی فکر کی بنیاد تشکیل دیتے ہیں اور اسلامی علوم کی تدوینِ نو کے حوالے سے ان کے علمی امتیاز کو واضح کرتے

پہلا بنیادی اصول: قرآن وسنت کی مرکزیت

مولانا محمد تقی امینی کے نزدیک اسلامی علوم کی تدوینِ نو کا اولین اور بنیادی اصول قرآن وسنت کی مرکزیت ہے۔ ان کے نزدیک اسلامی علوم کی ہر شاخ، خواہ اس کا تعلق تفسیر، حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، عقائد یا اسلامی تہذیب سے ہو، اپنی بنیاد قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کرتی ہے۔ اسی لیے وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تدوینِ نو کا ہر عمل انہی دو بنیادی مصادر کے تابع ہونا چاہیے۔ ان کے نزدیک اسلامی علوم کی تجدید کا مقصد نصوصِ شرعیہ میں تبدیلی پیدا کرنا نہیں، بلکہ ان کی صحیح تعبیر، مؤثر تنظیم اور عصرِ حاضر کے مسائل پر ان کا درست اطلاق ہے۔

مولانا تقی امینی واضح کرتے ہیں کہ قرآنِ کریم اسلام کا ابدی دستورِ حیات ہے، جبکہ سنتِ نبوی اس دستور کی عملی تشریح اور تطبیق ہے۔ لہٰذا اسلامی علوم کی تشکیلِ نو اسی وقت صحیح سمت اختیار کر سکتی ہے جب اس کی بنیاد وحیِ الٰہی پر قائم رہے۔ وہ ایسے تمام رجحانات کو علمی اعتبار سے ناقص قرار دیتے ہیں جو جدیدیت یا عقلی آزادی کے نام پر قرآن وسنت کی بالادستی کو کمزور کرتے ہیں، یا اسلامی احکام کی ایسی تعبیر پیش کرتے ہیں جو قطعی نصوص سے متصادم ہو۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

ان کے نزدیک معاصر مسائل کا حل بھی قرآن وسنت کی روشنی میں اجتہادی بصیرت کے ذریعے تلاش کیا جانا چاہیے۔ وہ اس امر پر زور دیتے ہیں کہ جدید معاشی، سماجی، تعلیمی اور قانونی مسائل کا جائزہ لیتے وقت سب سے پہلے قرآن وسنت کی ہدایات، پھر مقاصدِ شریعت اور معتبر فقہی اصولوں کو سامنے رکھا جائے۔ اسی طرزِ فکر کی بدولت ان کا منہج ایک طرف اسلامی علمی روایت کی حفاظت کرتا ہے اور دوسری طرف عصرِ حاضر کے تقاضوں کا مؤثر جواب بھی فراہم کرتا ہے۔

تجزیہ

قرآن وسنت کی مرکزیت مولانا تقی امینی کے پورے منہجِ تدوینِ نو کی بنیاد ہے۔ ان کے نزدیک اسلامی علوم کی ہر تجدیدی کاوش اسی وقت معتبر ہو سکتی ہے جب وہ وحیِ الٰہی کی رہنمائی میں انجام پائے۔ یہی اصول ان کی فکر کو جمود اور بے قید تجدد، دونوں انتہاؤں سے محفوظ رکھتے ہوئے ایک متوازن اور قابلِ عمل علمی منہج کی صورت میں پیش کرتا ہے

دوسرا بنیادی اصول: اجتہاد اور تجدید میں توازن

مولانا محمد تقی امینی کے نزدیک اسلامی علوم کی تدوینِ نو کا دوسرا بنیادی اصول اجتہاد اور تجدید میں توازن ہے۔ ان کے نزدیک اسلامی شریعت اپنے اصول ومبادی کے اعتبار سے کامل اور ابدی ہے، تاہم ہر دور میں پیش آنے والے نئے مسائل کے حل کے لیے اجتہاد ایک ناگزیر علمی ضرورت ہے۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اجتہاد کا مقصد شریعت کے بنیادی احکام میں تبدیلی پیدا کرنا نہیں بلکہ قرآن وسنت، اجماع اور مسلمہ اصولِ فقہ کی روشنی میں عصرِ حاضر کے مسائل کا شرعی حل پیش کرنا ہے۔

مولانا تقی امینی اجتہاد اور تجدید کو ایک دوسرے کا لازمی تقاضا قرار دیتے ہیں، لیکن وہ ان دونوں کے درمیان اعتدال اور توازن برقرار رکھنے پر خاص زور دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک ایسا اجتہاد جو قطعی نصوص سے متصادم ہو یا شریعت کی بنیادی تعلیمات کو نظر انداز کرے، اسلامی منہج کے مطابق نہیں۔ اسی طرح وہ اس جمود کے بھی مخالف ہیں جو ہر نئے مسئلے میں اجتہاد کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ ان کے نزدیک صحیح راستہ یہ ہے کہ اسلامی علمی روایت سے وابستگی برقرار رکھتے ہوئے معاصر مسائل کا حل اجتہادی بصیرت کے ساتھ تلاش کیا جائے۔

ان کے نزدیک تجدید کا حقیقی مفہوم دین میں کسی نئی چیز کا اضافہ یا کمی نہیں، بلکہ اسلامی تعلیمات کی صحیح تعبیر، مؤثر پیشکش اور عصری تقاضوں کے مطابق ان کے عملی اطلاق کو یقینی بنانا ہے۔ اسی لیے وہ اہلِ علم کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ جدید علمی، سماجی، معاشی اور قانونی مسائل کا گہرا مطالعہ کریں اور قرآن وسنت کی روشنی میں ایسے اجتہادی نتائج پیش کریں جو امت کی رہنمائی کا ذریعہ بن سکیں۔

مولانا تقی امینی اجتماعی اجتہاد کو بھی غیر معمولی اہمیت دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک جدید دور کے پیچیدہ مسائل کا حل کسی ایک فرد کے بجائے ماہرینِ شریعت، فقہ، معیشت، قانون اور دیگر متعلقہ علوم کے باہمی تعاون سے زیادہ بہتر انداز میں سامنے آ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دینی مدارس، جامعات اور تحقیقی اداروں کے درمیان علمی اشتراک اور تحقیقی مکالمے کو اسلامی علوم کی تدوینِ نو کی کامیابی کے لیے ضروری قرار دیتے ہیں۔

تجزیہ

اجتہاد اور تجدید میں توازن مولانا تقی امینی کے منہجِ تدوینِ نو کی بنیادی خصوصیات میں سے ہے۔ وہ ایک طرف اسلامی شریعت کی ابدیت اور نصوصِ شرعیہ کی بالادستی پر کامل یقین رکھتے ہیں اور دوسری طرف معاصر مسائل کے حل کے لیے اجتہادی فکر کو ناگزیر سمجھتے ہیں۔ یہی متوازن طرزِ فکر ان کے منہج کو جمود اور بے قید تجدد، دونوں انتہاؤں سے محفوظ رکھتے ہوئے عصرِ حاضر کے لیے ایک قابلِ اعتماد علمی نمونہ بناتا ہے

تیسرا بنیادی اصول: عصری تقاضوں اور اسلامی اصولوں میں ہم آہنگی

مولانا محمد تقی امینی کے نزدیک اسلامی علوم کی تدوینِ نو کا تیسرا بنیادی اصول عصری تقاضوں اور اسلامی اصولوں کے درمیان متوازن ہم آہنگی قائم کرنا ہے۔ ان کے نزدیک اسلام ایک کامل، جامع اور آفاقی دین ہے، جو ہر زمانے اور ہر معاشرے کی رہنمائی کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تاہم اس رہنمائی کو مؤثر بنانے کے لیے ضروری

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

ہے کہ اسلامی علوم کو بدلتے ہوئے حالات، جدید علمی مباحث اور انسانی معاشرت کے نئے تقاضوں کے تناظر میں پیش کیا جائے، مگر اس طرح کہ قرآن و سنت اور شریعت کے بنیادی اصول ہر حال میں محفوظ رہیں۔

مولانا تقی امینی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جدید دور میں سائنسی ترقی، ذرائع ابلاغ، عالمی معیشت، بین الاقوامی قانون، تعلیمی نظام اور سماجی تبدیلیوں نے متعدد نئے مسائل پیدا کیے ہیں۔ ان مسائل کا حل محض قدیم فقہی عبارات کے ظاہری نقل سے ممکن نہیں، بلکہ ان کے لیے نصوصِ شرعیہ، مقاصدِ شریعت اور معتبر فقہی اصولوں کی روشنی میں گہرا اجتہادی مطالعہ ضروری ہے۔ ان کے نزدیک اسلامی علوم کی تدوینِ نو اسی وقت کامیاب ہو گی جب اسلامی روایت کی حفاظت کے ساتھ عصرِ حاضر کے تقاضوں کو بھی صحیح طور پر سمجھا جائے۔

مولانا تقی امینی جدید علوم سے استفادے کے بھی حامی ہیں، لیکن وہ واضح کرتے ہیں کہ یہ استفادہ اسلامی عقائد، اخلاق اور شریعت کے بنیادی اصولوں کے تابع ہونا چاہیے۔ ان کے نزدیک مغربی افکار یا جدید نظریات کو بلا تنقید قبول کرنا درست نہیں، بلکہ انہیں اسلامی معیار پر پرکھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی نظریہ اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہو تو اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، اور اگر وہ اسلامی اصولوں سے متصادم ہو تو اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔

اسی تناظر میں وہ دینی مدارس، جامعات اور تحقیقی مراکز کے درمیان علمی تعاون، جدید تحقیقی اسالیب کے استعمال اور معاصر مسائل پر اجتماعی علمی مکالمے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک اسلامی علوم کی تشکیلِ نو کا مقصد صرف علمی ذخیرے میں اضافہ نہیں بلکہ ایسا مؤثر علمی نظام قائم کرنا ہے جو ہر دور میں امتِ مسلمہ کی فکری، تعلیمی اور عملی رہنمائی کر سکے۔

تجزیہ

عصری تقاضوں اور اسلامی اصولوں میں ہم آہنگی کا اصول مولانا تقی امینی کے منہجِ تدوینِ نو کی نمایاں خصوصیت ہے۔ وہ نہ روایت سے انقطاع کے قائل ہیں اور نہ جدیدیت کی اندھی تقلید کے، بلکہ ایک ایسا معتدل علمی منہج پیش کرتے ہیں جس میں اسلامی اصولوں کی اصالت برقرار رہتی ہے اور معاصر مسائل کا مؤثر حل بھی سامنے آتا ہے۔ یہی توازن ان کی فکر کو عصرِ حاضر میں قابلِ عمل اور مؤثر بناتا ہے

چوتھا بنیادی اصول: مقاصدِ شریعت اور مصالحِ امت کی رعایت

مولانا محمد تقی امینی کے نزدیک اسلامی علوم کی تدوینِ نو کا چوتھا بنیادی اصول مقاصدِ شریعت اور مصالحِ امت کی رعایت ہے۔ ان کے نزدیک اسلامی شریعت کے احکام محض ظاہری قانونی ضوابط کا مجموعہ نہیں بلکہ ان کے پس پردہ ایسے عظیم مقاصد کارفرما ہیں جن کا تعلق انسان کی دینی، اخلاقی، سماجی اور معاشرتی فلاح سے ہے۔ اسی لیے وہ اسلامی علوم کی تدوینِ نو میں نصوصِ شرعیہ کے ساتھ ساتھ مقاصدِ شریعت کے صحیح فہم کو بھی بنیادی اہمیت دیتے ہیں، تاکہ اجتہادی نتائج شریعت کی حقیقی روح سے ہم آہنگ رہیں۔

مولانا تقی امینی کے نزدیک مقاصدِ شریعت کا بنیادی ہدف دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت ہے۔ ان کے نزدیک جب بھی کوئی نیا مسئلہ پیش آئے تو اس کا حل تلاش کرتے وقت ان مقاصد کو ضرور سامنے رکھا جائے، کیونکہ یہی مقاصد شریعت کی جامعیت، عدل اور حکمت کو واضح کرتے ہیں۔ وہ اس امر پر زور دیتے ہیں کہ اسلامی علوم کی تشکیلِ نو اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہے جب اس میں نصوصِ شرعیہ کے ساتھ ان کے مقاصد اور حکمتوں کو بھی نمایاں کیا جائے۔

وہ مصالحِ امت کو بھی اجتہادی عمل کا اہم عنصر قرار دیتے ہیں، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ کوئی بھی مصلحت قرآن و سنت کے قطعی احکام سے متصادم نہ ہو۔ ان کے نزدیک صحیح مصلحت وہی ہے جو شریعت کے عمومی مقاصد سے ہم آہنگ ہو اور امتِ مسلمہ کی دینی، اخلاقی اور سماجی بہتری کا ذریعہ بنے۔ اسی لیے وہ انفرادی مفاد کے بجائے اجتماعی خیر، عدل، اعتدال اور امت کے اتحاد کو اسلامی علوم کی تدوینِ نو میں بنیادی حیثیت دیتے ہیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

مولانا تقی امینی اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ جدید دور میں پیدا ہونے والے معاشی، قانونی، تعلیمی، طبی اور سماجی مسائل کا حل صرف ظاہری نصوص تک محدود رہ کر نہیں نکالا جا سکتا، بلکہ ان کے پس منظر میں موجود شرعی حکمت، مقاصدِ شریعت اور امت کے اجتماعی مفاد کو بھی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ یہی طرزِ فکر اسلامی علوم کو ہر دور کے لیے مؤثر، جامع اور قابلِ عمل بناتا ہے۔

تجزیہ

مقاصدِ شریعت اور مصالحِ امت کی رعایت مولانا تقی امینی کے منہجِ تدوینِ نو کا بنیادی امتیاز ہے۔ وہ اجتہاد کو محض فقہی استنباط تک محدود نہیں رکھتے بلکہ اسے شریعت کے مقاصد، انسانی فلاح اور امت کے اجتماعی مفاد سے جوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا منہج اسلامی روایت کی حفاظت کے ساتھ ساتھ معاصر مسائل کا متوازن، حقیقت پسندانہ اور قابلِ عمل حل پیش کرتا ہے، جو اسلامی علوم کی تجدید اور تشکیلِ نو کے لیے ایک مضبوط علمی بنیاد فراہم کرتا ہے

پانچواں بنیادی اصول: امت کی فکری، علمی اور عملی رہنمائی

مولانا محمد تقی امینی کے نزدیک اسلامی علوم کی تدوینِ نو کا پانچواں اور نہایت اہم بنیادی اصول امت کی فکری، علمی اور عملی رہنمائی ہے۔ ان کے نزدیک اسلامی علوم کا مقصد محض علمی مباحث یا نظری مباحث تک محدود نہیں، بلکہ ان کا اصل ہدف امتِ مسلمہ کی صحیح دینی رہنمائی، فکری استحکام، اخلاقی اصلاح اور عملی زندگی کی درست سمت متعین کرنا ہے۔ اسی لیے وہ تدوینِ نو کو ایک ایسا علمی عمل قرار دیتے ہیں جو امت کو درپیش نئے مسائل کے شرعی، متوازن اور قابلِ عمل حل پیش کرے۔

مولانا تقی امینی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ معاصر دور میں مسلمانوں کو فکری انتشار، تہذیبی یلغار، اخلاقی انحطاط، جدید نظریات اور علمی شبہات جیسے متعدد چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان کے نزدیک اسلامی علوم کی تدوینِ نو کا مقصد ان چیلنجز کا جواب قرآن و سنت، اجماع، اجتہاد اور مقاصدِ شریعت کی روشنی میں فراہم کرنا ہے، تاکہ امت اپنی دینی شناخت، فکری اعتدال اور عملی کردار کو برقرار رکھ سکے۔

وہ اس امر پر بھی زور دیتے ہیں کہ علماء، محققین، جامعات اور دینی مدارس اپنی تحقیقی کاوشوں کو امت کی حقیقی ضروریات سے مربوط کریں۔ ان کے نزدیک ایسی تحقیق زیادہ مفید ہے جو معاشرے کے عملی مسائل کا حل پیش کرے، نوجوان نسل کے فکری شبہات کا ازالہ کرے اور اسلامی تعلیمات کو سادہ، مدلل اور مؤثر انداز میں پیش کرے۔ اسی وجہ سے وہ اسلامی علوم کی تدوینِ نو کو صرف علمی ضرورت نہیں بلکہ امت کی اجتماعی ذمہ داری قرار دیتے ہیں۔

مولانا تقی امینی کے نزدیک امت کی رہنمائی کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اسلامی علوم میں اعتدال، رواداری، علمی دیانت اور باہمی احترام کو فروغ دیا جائے۔ وہ اختلافِ رائے کو علمی روایت کا حصہ سمجھتے ہیں، لیکن اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اختلاف علمی حدود اور اخلاقی اصولوں کے اندر رہتے ہوئے امت کے اتحاد، خیر خواہی اور اصلاح کا ذریعہ بننا چاہیے، نہ کہ انتشار اور افتراق کا۔

تجزیہ

امت کی فکری، علمی اور عملی رہنمائی مولانا تقی امینی کے منہجِ تدوینِ نو کا بنیادی مقصد ہے۔ ان کی تمام علمی کاوشوں کا محور یہی ہے کہ اسلامی علوم کو اس انداز میں پیش کیا جائے جو ایک طرف قرآن و سنت سے وابستگی کو مضبوط کرے اور دوسری طرف معاصر مسائل کے حل میں مؤثر رہنمائی فراہم کرے۔ یہی جامع اور متوازن منہج ان کی تجدیدی فکر کو عصرِ حاضر میں نمایاں مقام عطا کرتا ہے اور اسلامی علوم کی تدوینِ نو کے لیے ایک قابلِ اعتماد علمی نمونہ پیش کرتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

نتائج

1۔ مولانا محمد تقی امینی کے نزدیک اسلامی علوم کی تدوین نو کی بنیاد قرآن وسنت کی مرکزیت پر قائم ہے، اور ہر تجدیدی عمل کو انہی بنیادی مصادر کی روشنی میں انجام دینا ضروری ہے۔

2۔ مولانا تقی امینی اجتہاد اور تجدید میں اعتدال اور توازن کے قائل ہیں۔ وہ نہ جمود کو درست سمجھتے ہیں اور نہ بے قید تجدد کو، بلکہ اسلامی اصولوں کی پابندی کے ساتھ اجتہادی فکر کو ضروری قرار دیتے ہیں۔

3۔ ان کے منہج کا ایک اہم امتیاز یہ ہے کہ وہ عصری تقاضوں اور اسلامی اصولوں کے درمیان متوازن ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں، جس سے اسلامی علوم کی افادیت ہر دور میں برقرار رہتی ہے۔

4۔ مولانا تقی امینی مقاصدِ شریعت اور مصالحِ امت کو اسلامی علوم کی تدوین نو کا بنیادی عنصر قرار دیتے ہیں، جس کے ذریعے اجتہادی نتائج شریعت کی روح اور امت کے اجتماعی مفاد سے ہم آہنگ رہتے ہیں۔

5۔ ان کے نزدیک اسلامی علوم کی تدوینِ نو کا اصل مقصد امتِ مسلمہ کی فکری، علمی اور عملی رہنمائی ہے، تاکہ جدید دور کے فکری، سماجی اور تہذیبی چیلنجز کا مؤثر اور شرعی حل پیش کیا جا سکے۔

6۔ اس تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا تقی امینی کا منہج روایت، اجتہاد، مقاصدِ شریعت اور عصری تقاضوں کے درمیان ایک متوازن ربط قائم کرتا ہے، جو اسلامی علوم کی تدوینِ نو کے لیے ایک مضبوط اور قابلِ اعتماد علمی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

سفارشات

1۔ دینی مدارس، جامعات اور تحقیقی اداروں میں مولانا محمد تقی امینی کے منہج تدوینِ نو پر مزید علمی و تحقیقی کام کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ ان کی فکر کو عصری تناظر میں بہتر انداز سے سمجھا جا سکے۔

2۔ اسلامی علوم کی تدریس میں قرآن وسنت، اجتہاد، مقاصدِ شریعت اور عصری تقاضوں کے درمیان توازن کو بنیادی اصول کے طور پر شامل کیا جائے، تاکہ طلبہ میں اعتدال پسند اور تحقیقی فکر پروان چڑھے۔

3۔ معاصر سماجی، معاشی، قانونی اور سائنسی مسائل کے حل کے لیے اجتماعی اجتہاد اور بین التخصصی (Interdisciplinary) تحقیقی مراکز کو فروغ دیا جائے، تاکہ اسلامی علوم کو موجودہ دور کی ضروریات سے مؤثر طور پر ہم آہنگ کیا جا سکے۔

4۔ مولانا تقی امینی کی علمی خدمات، بالخصوص اسلامی علوم کی تدوینِ نو سے متعلق تصانیف، مقالات اور افکار پر مزید ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح کی تحقیقات کی جائیں تاکہ ان کی علمی خدمات زیادہ منظم انداز میں سامنے آ سکیں۔

5۔ اسلامی علوم کی تدوینِ نو کے عمل میں روایت کی حفاظت، مقاصدِ شریعت کی رعایت اور امتِ مسلمہ کی فکری و عملی ضروریات کو ہمیشہ بنیادی ترجیح دی جائے، تاکہ تجدید کا عمل اسلامی اصولوں کے مطابق آگے بڑھ سکے۔

مصادر ومراجع

1۔ ابن منظور، محمد بن مکرم، **لسان العرب**، قاہرہ: دار المعارف، 1425ھ۔

2۔ الفیروزآبادی، مجد الدین محمد بن یعقوب، **القاموس المحیط**، بیروت: مؤسسة الرسالة، 2005ء۔

3۔ ابو حامد محمد بن محمد الغزالی، **المستصفی من علم الاصول**، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1993ء، ج1۔

4۔ ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی، **الموافقات**، سعودی عرب: دار ابن عفان، 1417ھ۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

5۔ محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیہ، **اعلام الموقعین عن رب العالمین**، سعودی عرب: دار ابن الجوزی، 1423ھ۔

6۔ عبدالوہاب خلاف، **علم اصول الفقہ**، قاہرہ: دار القلم، 1978ء۔

7۔ وہبہ الزحیلی، **اصول الفقہ الاسلامی**، دمشق: دار الفکر، 1986ء۔

10۔ محمد مصطفیٰ اعظمی، **دراسات فی الحدیث النبوی و تاریخ تدوینہ**، ریاض: مکتبۃ المعارف، 1419ھ۔

11۔ یوسف القرضاوی، **الاجتہاد فی الشریعۃ الاسلامیۃ**، قاہرہ: دار القلم، 1998ء۔

12۔ محمد تقی امینی، اسلام اور جدید دور کے مسائل، کراچی: قدیمی کتب خانہ، 2003ء۔

13۔ محمد تقی امینی، مقالاتِ تقی امینی، لکھنؤ: ندوۃ العلماء، 2008ء۔

14۔ محمد تقی امینی، اسلامی قانون اور عصری تقاضے، علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، 1990ء۔

15۔ حافظ محمد اعظم اویسی، مولانا تقی امینی اور علومِ اسلامیہ کی تدوینِ نو: ایک تجزیاتی مطالعہ، غیر مطبوعہ پی ایچ ڈی مقالہ، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز اینڈ شریعہ، اسلام آباد، 2026ء۔